خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 14-اکتوبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 227 | منگل 10 جمادی الثانی 1418ھ 14 اخاء 1376ھش 14-اکتوبر 1997ء

سچی توبہ کے ساتھ جھک جانے والوں کو خدا مل جاتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
جو لوگ خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ سچی توبہ کے ساتھ اس کے آگے جھک جاتے ہیں۔ ان کو خدا مل جاتا ہے مگر جو لوگ اس کے بتلائے ہوئے راہ پر نہیں چلتے اور اس میں محنت نہیں کرتے ان کے واسطے مشکل ہے کہ وہ اس بات کو پا سکیں ایسے لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک باپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ فلاں مقام میں ایک خزانہ دفن ہے اور وہ زمین کے اندر اتنے ہاتھ گہرائی پر ہے جب تک اس کو کھودنے کی محنت نہ کی جاوے وہ کس طرح ان کو مل سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 352-353)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عفو ہی ایک اخلاقی قوت ہے۔ اس کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا عفو کے لائق ہے یا نہیں۔ مجرم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض تو اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی حرکت ایسی سرزد ہو جاتی ہے جو غصہ تو دلاتی ہے، لیکن وہ معافی کے قابل ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کی کسی شرارت پر چشم پوشی کی جاوے اور ان کو معاف کر دیا جاوے تو وہ زیادہ دلیر ہو کر مزید نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً ایک خدمت گار ہے جو بڑا نیک اور فرماں بردار ہے۔ وہ چائے لایا۔ اتفاق سے اس کو ٹھوکر لگی اور چائے کی پیالی گر کر ٹوٹ گئی اور چائے بھی مالک پر گر گئی۔ اگر وہ اس کو مارنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور تیز اور تند ہو کر اس پر جا پڑے، تو یہ سفاہت ہو گی۔ یہ عفو کا مقام ہے، کیونکہ اس نے عمداً شرارت نہیں کی ہے اور عفو اس کو زیادہ شرمندہ کرتا اور آئندہ کے لئے محتاط بناتا ہے، لیکن اگر کوئی ایسا شریر ہے کہ وہ ہر روز توڑتا ہے اور یوں نقصان پہنچاتا ہے، تو اس پر رحم یہی ہو گا کہ اس کو سزا دی جائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 290)

دعوت الی اللہ کا اصل پیغام امن کی طرف بلانا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خدا کی طرف بلانا کس کو کہتے ہیں اور اس کے مقاصد کیا ہیں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے ساتھ کیا سلوک فرماتا ہے۔ پہلے تو فرمایا (-) اللہ تو امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ اگر ساری دنیا دعوت الی اللہ کے نتیجے میں دعوت الی اللہ کو قبول کرلے تو مراد یہ ہو گی کہ تمام دنیا دارالسلام بن جائے ساری دنیا امن کا گھر بن جائے۔ پس دیکھو دنیا میں کتنے دعاوی کرنے والے ہیں کہ ہم قیام امن کی خاطر مہمات جاری کرتے ہیں، قیام امن کی خاطر لڑائیاں کرتے ہیں قیام امن کی خاطر ہم نے بڑے بڑے اہم فیصلے کئے ہیں جو غریب قوموں پر زبردستی ٹھونسیں گے۔ یہ سارے دعاوی جھوٹ پر مبنی ہیں کیونکہ ان دعاوی کے بعد ہم نے دنیا میں امن بڑھتا تو کبھی نہیں دیکھا فساد پھیلتے ضرور دیکھے ہیں۔ بد امنی پھیلتی ہے ہر جگہ ظلم وسفاکی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ پس جو مقصد اپنی ذات سے متصادم ہو جائے اس کے اندر ایک اندرونی تضاد ہو وہ مقصد یقیناً جھوٹا ہے اور بے کار ہے اور اس سے کوئی بھی فائدہ بنی نوع انسان کو نہیں پہنچ سکتا۔

پس داعین الی اللہ کی ہدایت کے لئے (-) میں آپ کو اب سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس میں اور کیا کیا مضامین شامل ہیں۔ پہلی بات تو (اللہ امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے)۔ اس کو بھول کر آپ نے کوئی پیغام نہیں پہنچانا۔ اور سلامتی کی طرف کیسے بلا سکتے ہیں اگر آپ کو سلامتی نصیب نہ ہو۔ پس یہ دوسرا پہلو ہے جو بہت ہی اہم ہے۔ اللہ کا نام سلام ہے اس لئے جب آپ خدا کی طرف بلاتے ہیں تو یہ (-) بتا رہی ہے کہ دارالسلام کی طرف بلا رہے ہیں اور اللہ کا نام بھی سلام ہے۔ پس آپ میں اگر سلام نہ ہو تو آپ سلام کی طرف بلا ہی نہیں سکتے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ ہر انسان اگر اپنی فطرت، اپنی طبیعت، اپنے مزاج کا جائزہ لے تو اسے خوب اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کی شخصیت کے کون کونسے پہلو سلام سے خالی ہیں۔ ان میں بدامنی ہے، ان میں بے چینی اور

باقی صفحہ 7 پر

زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ آجکل بیرون ملک ہیں۔ ان کے بارہ میں جرمنی سے بذریعہ فیکس اطلاع ملی ہے کہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

○ مکرم شیخ عبدالحق صاحب آف فیض اللہ چک کی آنکھ کا اپریشن چند یوم تک فضل عمر ہسپتال میں متوقع ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور نظر کی بحالی کی دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب سبزہ زار سکیم لاہور عرصہ پانچ سال سے فالج کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ مرض کی طوالت کی وجہ سے کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے اور جوڑوں میں شدت کا درد ہے جس سے چلنے پھرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ احباب سے صحت کاملہ عاجلہ اور بیماری کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کی درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ منیرہ اقبال صاحبہ گلشن بلاک اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محترمہ منصورہ اسلم صاحبہ نظام بلاک اقبال ٹاؤن لاہور کا اپریشن ہونا ہے۔ جلد شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

○ عزیزہ مکرمہ صادقہ ریحانہ صاحبہ بنت کرنل منور احمد مرزا صاحب لاہور کینٹ نے یونیورسٹی آف پنجاب لاہور سے M.B.A. کا امتحان اللہ تعالیٰ کے فضل سے 84 فیصد نمبر لے کر A گریڈ میں پاس کیا ہے۔ صادقہ ریحانہ صاحبہ نے 3 مضامین میں 90 فیصد یا اس سے زیادہ نمبر لے کر DISTINCTION اور ایک مضمون میں 100 فیصد نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن کا میرٹ سرٹیفکیٹ بھی حاصل کیا ہے۔ قبل ازیں صادقہ ریحانہ نے F.Sc. اور B.Sc. میں بھی اپنے کالجوں میں پہلی پوزیشن، F.Sc. میں ملتان بورڈ میں پوزیشن اور B.Sc. میں ایک گولڈ اور دو سلور میڈل بھی حاصل کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

14 اخاء 1376 ہش — 14 اکتوبر 1997ء

خوب صورت تعلیم اور دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمل زندہ بھی ہے اور مردہ بھی ہے۔ اگر عمل زندہ ہے تو یقین جانئے کہ اس کے ساتھ دعا شامل ہے اور اگر مردہ ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ دعا اسے زندہ کرسکتی ہے۔ دعا کے بغیر وہ مردہ ہی رہے گا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اگرچہ کام تو انسان کرتا ہے لیکن اس کا نتیجہ خدا نکالتا ہے' کام جتنا چاہے کرلیا جائے اگر خدا اس کا اچھا نتیجہ نہ نکالے تو سارا کام اور سارا عمل مردہ ہوگا۔ کام تھوڑا سا بھی کیا جائے اور خدا تعالیٰ اس کا اچھا نتیجہ نکال دے تو وہ کام اور وہ عمل زندہ ہوگا۔ پس صرف عمل کافی نہیں۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ عمل کے متعلق صرف تعلیم کافی نہیں۔ تعلیم کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اگر اس تعلیم میں دعا کا عنصر شامل نہیں ہے تو یقیناً وہ تعلیم بیکار ہوگی۔ اس لئے کہ اس تعلیم کے مطابق عمل تو کرے گا لیکن نتیجہ تو از خود حاصل نہیں کرسکے گا۔ نتیجہ حاصل کرنے کے لئے اور بہتر نتیجہ حاصل کرنے کے لئے تو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ پس عمل کے متعلق یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اگرچہ عام طور پر انسان اپنے عمل پر اعتبار کرتا ہے۔ انحصار کرتا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا عمل زندہ بھی ہوسکتا ہے اور مردہ بھی۔ زندہ اسی صورت میں ہوگا کہ اس نے اپنے عمل کے ساتھ دعا کو شامل کیا ہو۔ اور مردہ اس صورت میں کہ دعا کے بغیر اس نے عمل کیا' خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہی نہیں دی۔ خدا تعالیٰ سے یہ بات مانگی ہی نہیں کہ اے خدا تو میرے اس عمل کو بارور کر۔ اس کا بہتر نتیجہ نکال۔ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے جس کا دراصل عمل سے تعلق ہے' کہہ سکتے ہیں کہ ہر وہ مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس میں دی گئی ہر تعلیم اچھی ہے۔ یہ کسی صورت میں ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی مذہب کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب بھی کیا جائے اور اس میں یہ بات بھی شامل ہو کہ لوگوں کو ضرر پہنچاؤ۔ لوگوں کی چیزیں چراؤ۔ لوگوں کو مارو پیٹو۔ لوگوں کو قتل کرو۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ اس میں دی گئی ہر تعلیم انسان کے فائدے کے لئے ہوگی اور اس پر عمل کرنے والے کو بھی فائدہ ہوگا اور جس کے ساتھ اس عمل کا تعلق ہوگا اسے بھی فائدہ ہوگا۔

پس اپنے عمل کو ہمیشہ زندہ کرنے کی کوشش کریں دعا کے ذریعے۔ دعا ہی عمل کو زندہ کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہے اور خدا تعالیٰ سے یہ مانگتے ہوئے کہ اس کا اچھا نتیجہ نکلے وہ بارور ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے میں ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں۔

"مذہب کی جان اور خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دعا ہے۔ ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کبھی کسی زمانے میں قائم ہوا اور ہر ایک وحی جو کسی زمانے میں کسی گوشے میں نازل ہوئی اس میں دعا کی تعلیم دی گئی ہے اور خصوصیت سے اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ اگر کوئی چیز ایسی دنیا میں ہے جو یقینی علاج ہے روحانی امراض کا اور تمام مشکلات کا تو وہ دعا ہے۔ پس اگر کسی مذہب اور کسی تعلیم سے دعا کو نکال ڈالیں۔ تو وہ مردہ چیز ہے کیونکہ زندگی تو زندہ شخص کے آثار سے اور اس کے کاموں سے نظر آتی ہے۔ کسی چیز میں محض خوب صورتی کا پایا جانا زندگی پر دلالت نہیں کرتا۔ زندگی تو کاموں سے نظر آتی ہے اور کوئی کام ایک زندہ چیز ہی دے سکتی ہے مردہ چیز تو خواہ کسی قدر خوب صورت ہو کوئی کام نہیں دے سکتی۔ ایک مردہ ہمیں کیا کام دے سکتا ہے۔ اس کی خوب صورتی ہمارے لئے مفید نہیں ہوسکتی۔ اس طرح اگر کوئی تعلیم خوب صورت بھی ہو لیکن اس میں دعا کی تعلیم نہ ہو تو وہ مردہ ہے کیونکہ اس میں زندگی کے آثار نہیں اس میں وہ چیز نہیں کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں اور وہ صرف دعا ہے کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے افعال ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک شخص خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجے کا لیکچرر ہو لیکن اگر اس کے ساتھ اس کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت نہیں لیکچر کیا اثر رکھتا ہے۔ تو دعا کو نکال کر مذہب کا کچھ باقی نہیں رہ جاتا۔ اب دیکھو دنیا میں پہاڑ خوب صورت نظر آتے ہیں۔ دریاؤں کا نظارہ خوب صورت معلوم ہوتا ہے۔ سبزہ زاروں کا منظر بہت بھلا معلوم ہوتا ہے لیکن ان میں انسان اپنی زندگی نہیں گذار سکتا۔ تھوڑی دیر کے لئے تفریح کے طور پر دریاؤں اور پہاڑوں کے بے نقص نظاروں اور سبزہ زاروں کو پسند کرے گا اور اپنا دل بہلالے گا۔ لیکن ان میں زندگی نہیں گذار سکتا۔ زندگی گذارنے کے لئے پھر انہی لوگوں میں جائے گا جو زندہ ہیں۔۔ وہ ان بے نقص اور بے عیب نظاروں کو چھوڑ کر عیب دار مگر زندہ انسانوں کے پاس ہی رہنا' زندگی گذارنا پسند کرے گا۔ کیونکہ انسانوں میں روح ہے زندگی ہے مگر دوسرے نظاروں میں زندگی نہیں۔ گو وہ بے نقص ہیں"

گویا کہ تعلیم کا اچھا ہونا بھی اگرچہ نہایت ضروری ہے لیکن اس بات کو بھی نہ بھولنا چاہئے کہ کسی بھی تعلیم پر عمل کرکے انسان وہ نتیجہ حاصل نہیں کرسکتا جو دعا کے ساتھ عمل کرتے ہوئے نتیجہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ دعا کے بغیر ہمارے اعمال کیا ہیں۔ وہ یک طرفہ ہیں انسان نے کوشش کی ہے لیکن انسانی کوشش کا صحیح نتائج تک پہنچنا اس کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے۔ بلکہ یہ بات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور جب تک اس سے دعا نہ کی جائے اپنے اعمال کو زندہ نہ بنایا جائے' اس وقت تک ہمارے اعمال بے معنی ثابت ہوتے ہیں۔ اس بات پر عام طور پر زور دیا جاتا ہے کہ دیکھئے تعلیم کتنی خوب صورت ہے۔ لوگوں سے پیار کرو۔ لوگوں کی مدد کرو۔ لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ۔ اور اس کی تمام باتیں پیش کرکے لوگ کہتے ہیں کہ تعلیم کتنی اچھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیم خوب صورت ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے ہر وہ مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اس کی تعلیم خوب صورت ہوتی ہے لیکن اگر اس مذہب کی روح کو دیکھا جائے تو اس میں یہ بات نظر آئے گی کہ اس میں خوب صورت تعلیم کے ساتھ ایک بات کا اضافہ کیا جاتا ہے اور وہ بات ہے دعا۔ تعلیم تو اس لئے دی جاتی ہے۔ کہ اس کے بغیر اعمال ممکن ہی نہیں۔ لیکن اعمال ممکن ہونے کے باوجود ان میں زندگی ڈالنے کے لئے انہیں زندہ کرنے کے لئے' دعا کی ضرورت ہے۔ زندہ خدا جب چیزوں میں زندگی ڈالتا ہے تو مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اور جب اس سے یہ کہا ہی نہ جائے' انسان اپنے زور بازو پر بھروسہ کرتے ہوئے اعمال تو بجالائے اور وہ سمجھے کہ ان کا نتیجہ بھی میں نکالوں گا۔ یہ بات ناممکن ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ جو بات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ خدا تعالیٰ ہی کرے گا۔

پس اس ارشاد میں جو ہم نے پیش کیا ہے یہ بات واضح طور پر بتائی گئی ہے کہ مردہ چیز کسی کام نہیں آسکتی بلکہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے اور یہ کہنا ہے بھی ضروری کہ مردہ چیز چاہے کتنی ہی خوب صورت کیوں نہ ہو ایک انسان جو بظاہر نہایت خوب صورت ہو جب تک زندہ ہے وہ اپنے کام بھی کررہا ہے لوگوں کے کام بھی آرہا ہے اور اپنے آپ کو مفید وجود ثابت کررہا ہے لیکن جب یہی انسان جو انتہائی خوب صورت تھا مرجاتا ہے' تو وہ نہ اپنے ہاتھ پاؤں ہلا سکتا ہے نہ اپنے دل سے سوچ سکتا ہے نہ ذہن پر دباؤ ڈال سکتا ہے۔ نہ حرکت کرسکتا ہے۔ نہ اپنا کوئی کام کرسکتا ہے۔ نہ کسی اور کے کام آسکتا ہے۔ اس کی خوب صورتی تو موجود ہے آنکھوں کو بھاتی ہے۔ لوگ دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ کتنا خوب صورت انسان ہے مگر اس کی افادیت اس لئے ختم ہو جاتی ہے کہ یہ خوب صورتی اب زندہ نہیں ہے۔ جب تک زندہ تھی لوگوں کو اس کا فائدہ تھا۔ یہ اپنے کام بھی کرتی تھی اور دوسروں کے بھی کرتی تھی۔ لیکن اب یہی خوب صورتی مردہ ہو جانے کے بعد نہ اپنے کام آسکتی ہے نہ کسی اور کے کام آسکتی ہے حضرت صاحب نے نظاروں اور سبزہ زاروں کو بھی خوب صورت کہتے ہوئے یہی فرمایا ہے کہ آخر انسان ان کے درمیان کب تک رہ سکتا ہے اسے واپس انسانوں کی دنیا میں آنا پڑتا ہے جہاں وہ خود بھی کام کرسکتا ہے اور دوسروں سے بھی کام لے سکتا ہے۔ خود بھی دوسروں کے کام آسکتا ہے اور دوسرے بھی اس کے کام آسکتے ہیں۔

پس اصل بات خوب صورت تعلیم نہیں بلکہ خوب صورت تعلیم کے ساتھ دعا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بنیادی نکتہ خوب صورت تعلیم ہے۔ تعلیم غلط اور نقصان دہ نہیں ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ کوئی شخص کہے کہ لوٹو مارو۔ قتل کرو۔ ڈاکہ زنی کرو۔ بداخلاقیاں کرو۔ یہ نہیں۔ یہ تعلیم تو ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ اور خدا کی طرف سے آنے والا کوئی مذہب ایسی تعلیم دیتا بھی نہیں۔ وہ صرف اچھی تعلیم دیتا ہے۔ خوب صورت تعلیم دیتا ہے لیکن یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ صرف تعلیم نہیں دیتا۔ اگر کوئی مذہب صرف تعلیم دے اور تعلیم کے نتائج پیدا کرنے کے لئے دعا کی طرف توجہ نہ دے تو ہم کہیں گے کہ تعلیم ہے تو خوب صورت لیکن اس میں سے جان نکال دی گئی ہے۔ اسے مردہ بنادیا گیا ہے۔ جس طرح مردہ انسان کسی کے کام نہیں آسکتا اسی طرح یہ تعلیم بھی کسی کے کام نہیں آسکتی۔

پس ہمیشہ یہ دیکھنا چاہئے کہ نیک تعلیم اچھی تعلیم خوب صورت تعلیم۔ کے ساتھ دعا شامل ہو۔ ہم کام کریں گے اچھی تعلیم کے ساتھ۔ خوب صورت تعلیم کے ساتھ۔ اور کام کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ اے خدا تو اس میں روح پیدا کر تو اس میں جان پیدا کر تو اس کو زندہ بنا۔ کام بے شک ہم نے کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس کی دی ہوئی طاقت کے ساتھ کام ہم نے کیا ہے لیکن ہمارا کام صرف کام کرنے کی حد تک ہے۔ اس سے آگے ہم نہیں جاسکتے۔ کام ہم نے کرلیا ہے۔ ہمیں نتیجہ چاہئے۔ نتیجہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور نتیجہ کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے والی ہے کہ خوب صورت تعلیم اپنی جگہ پر اچھی ہے لیکن خوب صورت تعلیم از خود اچھے نتائج پیدا نہیں کرسکتی۔ اس کے لئے دعا کی ضرورت ہے اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے ہر وہ مذہب جو خدا کی طرف سے آنے کا دعویٰ کرتا ہے اس میں تعلیم بھی خوب صورت ہے اور دعا پر بھی زور ہے۔ پس ان دونوں باتوں کو ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رکھئے گا۔ خوب صورت تعلیم اور خوب صورت تعلیم کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا۔ اگر ایسا ہو تو ہم نیک اور صحیح نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں اور ہم اسی دنیا سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں اور اگر خدانخواستہ نہ ہو تو ہماری خوبصورت تعلیم بالکل بے معنی ہوکر رہ جائے گی۔

وفا کے بدلے جفا کچھ نئی ادا تو نہیں
نہ ہو جفا تو بتاؤ کہ یہ ریا تو نہیں
میں ان سے مانگ کے خود کو ذلیل کیوں کرلوں
یہ پتھروں کے صنم ہیں مرا خدا تو نہیں
بچھڑنے والے تو مل کر بچھڑ ہی جائیں گے
فنا ہے سب کا مقدر یہاں' بقا تو نہیں

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء

(انتظامات)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے انتظامات کو دیکھ کر حظ اٹھانے کے لئے میں سب سے پہلے اس علاقے میں گیا جہاں کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے معزز لوگ پتیلے اٹھائے پھرتے تھے۔ آگ جلا رہے تھے۔ چاول دھو رہے تھے۔ گوشت کاٹ رہے تھے۔ پیاز کاٹ رہے تھے اور کھانا پکانے کی تیاری میں مصروف تھے۔ وہاں دیگیں تو نہ تھیں لیکن پتیلے بھی دیگوں سے کچھ کم نہ تھے۔ پاس ہی روٹی پکانے کی مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ جن میں سے دھڑا دھڑ روٹیاں پک کر نکل رہی تھیں۔ یہ باتیں دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ قادیان میں دیکھا تھا کہ بڑے بڑے کڑاہوں میں آٹا گوندھا جاتا تھا اور دیگوں میں سالن پکائے جاتے تھے۔ یہاں بھی تقریباً ویسا ہی انتظام تھا۔ لیکن آٹا گوندھنے کے لئے کڑاہوں کی ضرورت نہ تھی۔ وہ خود ہی گوندھا جاتا تھا اور مشینیں ایک طرف سے پکی پکائی روٹیوں کے ڈھیر لگاتی جاتی تھیں جس کیبن میں سٹور کے انچارج کام کرتے ہیں میں وہاں گیا تو انہوں نے بتایا کہ سالہا سال سے یہ کام میرے سپرد ہے۔ تمام کھانے پینے کی چیزیں میری تحویل میں ہیں اور مجھے بڑی پیاری بات بتائی کہنے لگے ایک وقت میں میں دہلی میں تھا۔ خالی ہاتھ خالی جیب میں نے کہا کہ چلو کسی مزار پر چل کر دعا کریں۔ دعا کرنے کے بعد ایک کھردرے پتھر پر بیٹھ گیا تو اونگھ آنے لگی۔ آبلہ پا اور تھکا ماندہ تھا۔ جلد ہی سو گیا۔ اور خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہتا ہے کہ جب تم بادشاہ بن جاؤ گے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کا خیال رکھنا۔ جاگا تو یہ خواب بڑی عجیب معلوم ہوئی۔ میں نے سوچا کہ ہاتھ اور جیب خالی ہیں اور خواب بادشاہت کا آرہا ہے۔ اور پھر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کا خیال رکھنے کا کہنے لگے کہ اب جب سے میں اس سٹور کا انچارج بنا ہوں مجھے سمجھ آگئی کہ یہی میری بادشاہت ہے کھانے کی تمام اشیاء میری تحویل میں ہیں اور کارکن مجھ سے ہر چیز لے کر جاتے ہیں اور پکانے کا انتظام کرتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان سے مراد حضرت صاحب کے پیروکار ہیں۔ وہ ساری دنیا سے آتے ہیں اور یہاں کھانا کھاتے ہیں اور گویا کہ میں اپنی اس بادشاہی میں ان کا خیال رکھتا ہوں۔ اسے اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں کہ میں انہیں کھانا کھلاؤں اچھے سے اچھا کھانا۔ ان صاحب کا نام ہے شیخ محمد حسن۔ اور سالہا سال سے یہ جلسے کے ایام میں یہاں یہی فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

اس کے بعد میں مارکی (Marque) کی طرف گیا جو ایک بہت بڑے سائبان اور قناتیں جیسا ہے اس کے نیچے ہزاروں آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اور ہزاروں ہی بیٹھتے ہیں اس لئے کہ ساری دنیا سے آنے والے احمدی حضرات کی تعداد دس سے پندرہ ہزار تک عام جلسوں میں رہتی ہے۔ اس دفعہ غالباً تیرہ ہزار تھی۔ بڑے آرام سے سٹیج لگتی ہے اور اس کے آگے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے اور اس سارے علاقے کو مارکی نے ڈھانپا ہوا ہوتا ہے۔ سٹیج پر آپ چلے جائیں آپ کو احمدیوں کا جم غفیر نظر آئے گا۔ تقاریر ہوتی ہیں تو تقاریر کے لئے کئی زبانوں میں ترجمہ کرنے کا انتظام ہوتا ہے۔ گویا کہ انگریزی میں تقریر ہو رہی ہے تو اس کا عربی فرانسیسی سپینش اور بعض دیگر زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے اور اردو میں تقریر ہو رہی ہے تو اس کا بھی اسی طرح ترجمہ ہوتا ہے۔ ترجموں کا یہ نظام سب سے پہلے ربوہ میں انصاراللہ کے جلسے میں شروع ہوا تھا۔ وہاں پر اردو کی تقریروں کو انگریزی میں ترجمہ کر کے سنایا جاتا تھا۔ (اس میں خاکسار کو بھی حصہ ملا اور تین چار سال حضرت امام جماعت کی تقاریر کا رواں دواں ترجمہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی)

جہاں تک باہر سے آنے والوں کی گاڑیوں کا تعلق ہے یوں لگتا تھا کہ سارے شہر کی گاڑیاں یہاں آگئی ہیں۔ بہت سی گاڑیاں ایک بڑے علاقے میں پھیلی ہوئی تھیں اور ان کو ڈائرکٹ کرنے والے نوجوان ایک سبز سی جیکٹ پہنے راستوں میں کھڑے نظر آتے تھے۔ اور وہ اتنے چاق و چوبند ہیں کہ ایک دن ہماری سواری گاڑی ان کے پاس سے گزری تو ایک چھوٹے سے بچے نے فوری طور پر کہا کہ آپ نے بیلٹ نہیں باندھی۔ فوراً بیلٹ باندھ لیجئے کیونکہ وہاں بیلٹ نہ باندھنے کا جرمانہ ہوتا ہے اور جرمانہ بھی کوئی تھوڑا سا نہیں پچاس پاؤنڈ ہو سکتا ہے لندن میں رہنے والوں کے لئے پچاس پاؤنڈ کوئی زیادہ رقم نہ ہو لیکن باہر سے اور خاص طور پر ایشیا سے جانے والے لوگوں کے لئے پچاس پاؤنڈ بہت بڑی رقم ہے۔ بہرحال یہ نوجوان جن میں بچے بھی شامل ہوتے ہیں گاڑیوں کو ڈائرکٹ کرتے ہیں۔ بعض جگہوں پر ایسے لوگوں کی گاڑیاں کھڑی کرنے کا انتظام ہے جو معذور ہیں تاکہ وہ زیادہ مشکل میں نہ پڑیں۔ میں مارکی اور ان گاڑیوں کی تعداد کو دیکھ کر اتنا حیران تھا کہ میں نے اپنے احمدیہ ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے انٹرویو میں یہ کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے اس سارے علاقے کی تصاویر اتاری جائیں۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس کا یہ منہ بولتا ثبوت ہے۔ اگر اس علاقے کو دیکھا نہ جائے اور اس کے نظام پر غور نہ کیا جائے۔ تو سننے والے لوگ یہ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ اتنا بڑا علاقہ اور اتنا اچھا انتظام۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی کہنے والی ہے کہ جو لوگ بیت الفضل کے قریب رہتے ہیں اور ان کے پاس اسلام آباد ٹلفورڈ سرے۔ جانے کا کوئی خاص انتظام نہیں ہوتا۔ وہ بیت الفضل میں پہنچ جاتے ہیں اور وہاں سے بسیں انہیں اسلام آباد لاتی ہیں۔ شام کو جب جلسہ ختم ہوتا ہے تو وہی بسیں انہیں لندن واپس لے کر آتی ہیں۔ یہ سہولت بڑی مفید ہے۔ کیونکہ بیت الفضل اور اسلام آباد ٹلفورڈ۔ سرے۔ کا فاصلہ کم از کم پچاس میل تو ہو گا۔

کتابوں کے سٹال کو دیکھ کر ان کتابوں کے مجموعی طور پر دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ وکالت تصنیف اور الرقیم پریس کیسا شاندار کام سرانجام دے رہے ہیں۔ نہایت خوبصورت کتابیں اور بہت بڑی تعداد میں۔ بعض کتابیں دوسرے ملکوں سے بھی آتی ہیں۔ لیکن زیادہ تر کتابیں وہی ہوتی ہیں جو لندن میں چھپتی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ بکنے والی کتاب حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہومیو پیتھی کی کتاب تھی۔ اور سنا یہ گیا تھا کہ اس کے بعد زیادہ بکنے والی ایک کتاب برادرم محترم بشیر احمد خان رفیق کی تھی۔ لیکن بہرحال دنیا کے مختلف حصوں سے آنے والے لوگ ان کتابوں میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ اور تقریباً ساری کتابیں بکتی ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ اور بعض جگہوں پر ایسے سٹال بھی دیکھے جہاں سے معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں۔ وہاں کچھ چارٹ رکھے ہوئے تھے۔ کچھ پمفلٹ تھے۔ اور یہ زائرین کو مفت دیئے جاتے تھے۔ اسی حلقے میں کچھ اور دفاتر بھی تھے۔ ایک دفتر معلومات کا دفتر تھا۔ اور لوگوں کے لئے آسانیاں بہم پہنچانے کا۔ اس کے انچارج میرے اسلامیہ کالج لاہور کے کلاس فیلو برادرم نذیر احمد ڈار تھے۔ جب میں نے انہیں اس دفتر میں دیکھا تو حقیقت یہ ہے کہ مجھے وہ دن یاد آگئے جب میں اور وہ اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مخالفت کا سامنا تھا اور کوشش یہ کی جا رہی تھی کہ ہمیں اسلامیہ کالج سے نکلوا دیا جائے۔ لیکن پرنسپل صاحب ایک مضبوط دل و دماغ کی شخصیت تھے۔ علامہ عبداللہ یوسف علی وہ اس بات پر کان ہی نہیں دھرتے تھے جانتے تھے کہ ہم دونوں بڑے سنجیدہ طالب علم ہیں۔ اپنی پڑھائی میں مصروف نہ کسی کو چھیڑتے ہیں نہ کسی کے چھیڑنے سے زچ ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں کیسے نکال دیں۔ بہرحال برادرم نذیر احمد ڈار کے ساتھ دو سال اسلامیہ کالج میں جو گزارے تھے یاد آگئے اور انہیں کام کرتے دیکھ کر ان کے لئے دل میں بڑا پیار پیدا ہوا اور ان کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔ اور ان سے گفتگو کرتے ہوئے میں نے انہیں الفضل کی طرف توجہ دلائی۔ کہنے لگے میں مضمون بھیجتا ہوں اور ان میں سے کئی مضمون آپ چھاپتے بھی نہیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں وہاں بیٹھا ہی اس لئے ہوں کہ جو چھپنے والا مضمون ہے وہ چھاپ دوں۔ اور جو نہیں چھپنے والا اسے نہ چھاپوں۔ چاہے لکھنے والا میرا دوست ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے کہا آپ زیادہ تر پولیس کے متعلق لکھتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا انداز تحریر تو بہت اچھا ہے لیکن موضوع اس سے کسی قدر مختلف ہونا چاہئے۔ وہ مان گئے اور انہوں نے وعدہ کیا کہ آئندہ وہ کسی اور موضوع پر لکھا کریں گے۔

جب آپ نے یہ مضمون پڑھنا شروع کیا ہو گا تو شائد آپ کو یہ خیال آیا ہو کہ میں اعداد و شمار بیان کروں گا۔ لیکن نہ میں نے اعداد و شمار اکٹھے کئے تھے نہ ان کا اس جگہ بیان کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ میں ایک تاثر بیان کرنا چاہتا تھا جو میں نے بیان کر دیا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ اور دوست بھی لکھنے والے ہوں گے انہیں دعوت دی جاتی ہے کہ وہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے متعلق کچھ لکھیں۔ اگر وہ چاہیں اور ان کے پاس موجود ہوں تو اعداد و شمار بھی پیش کر دیں۔

OOO

دعائے مستجاب

فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک دوست رحمت علی صاحب زمیندار دعا کی برکت سے پھانسی کے پھندہ سے نجات پانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"احقر نے حضرت امام جماعت اول کے ہاتھ پر بیعت کی تھی مگر بوجہ بری سوسائٹی اور جاہلانہ مصروفیتوں کے عاجز نہ تو کوئی دینی خدمت ہی کر سکا اور نہ کبھی ایسا خیال پیدا ہوا...... گزشتہ سال یعنی جولائی 26ء میں ایک قتل اور ایک مضروب کرنے کے جرم میں احقر مع دیگر چار اشخاص کے 302/307 تعزیرات ہند کی رو سے عدالت میں چالان کیا گیا۔ جہاں سے بعد تحقیقات 15۔ جنوری 1927ء کو سیشن جج گوجرانوالہ نے میرے تین ساتھی ملزمان کو رہا کر دیا اور عاجز اور میرے چچا زاد بھائی حیدر کو دفعہ 302 کے ماتحت پھانسی اور دفعہ 307 کے ماتحت حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزائیں دیں۔ بندہ نے اسی وقت درد دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی خداوندا اب ایسے اسباب پیدا کر کہ میری اپیل ہائی کورٹ میں دائر ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کیا اور چوہدری محمد شریف صاحب سیکرٹری احمدیہ جماعت فیروزوالہ اور دو اور دوست مسمیان نذر محمد و مراد علی میری امداد کے لئے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ ان مہربانوں نے چوہدری ظفراللہ خان صاحب اور مسٹر ایم سلیم بیرسٹران کو وکلا پیروکار مقرر کیا۔ چوہدری ظفراللہ خان صاحب بیرسٹر نے مقدمہ لیتے ہی حضرت امام جماعت ثانی کے حضور دعا کے لئے لکھا۔ عاجز نے بھی متعدد بار حضرت صاحب کے حضور دعاؤں کے لئے عرض داشتیں روانہ کیں اور اللہ تعالیٰ سے خود بھی دعائیں کیں اور دوبارہ بیعت بذریعہ خط پھانسی کی کوٹھڑی جیل گوجرانوالہ سے کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت امام ثانی کی دعاؤں اور چوہدری ظفراللہ خان صاحب بیرسٹر پیروکار کی دعاؤں اور تیاری اپیل کی وجہ سے احقر مع اپنے چچا زاد بھائی حیدر 9۔ مئی 1927ء کو مسٹر جسٹس براڈوے اور مسٹر جسٹس

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محمد شفیق سابق پرنسپل الشفیق ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ

محترم چوہدری محمد اقبال صاحب

(آف اقبال برتن سٹور جھنگ صدر)

سبز پگڑی والے ایک بزرگ ہاتھ میں کتابوں کا بنڈل اٹھائے سرگودھا شہر کے ایک بازار میں اپنے خیالات میں مگن تشریف لے جارہے تھے۔ خاکسار کے استفسار پر انہوں نے فرمایا کہ یہ جماعت احمدیہ کی کتابیں ہیں اور وہ چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ کے علاقہ میں معلم کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اپنا نام مولوی عبدالجید صاحب بتایا اور آبائی وطن کا نام موضع ہلال پور ضلع سرگودھا بتایا۔ یہ شاید 1968ء یا 1969ء کا واقعہ ہے۔ ان دنوں خاکسار پاک فضائیہ سرگودھا میں کام کرتا تھا۔ اپنے تعارف میں خاکسار نے بتایا کہ 1949ء میں احمدیت میں داخل ہوا تھا اور اپنے خاندان میں اکیلا ہی احمدی ہوں۔ اور رشتوں کے ضمن میں مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ جھنگ صدر میں آپ کے حالات سے مطابقت رکھنے والا ایک خاندان ہے اور وہ 1958ء میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور وہ بھی اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی ہیں۔ بہرحال انہوں نے مجھے مقررہ تاریخ پر چنڈ بھروانہ آنے کی دعوت دی۔ خاکسار پوچھتا پچھاتا ان کے پاس پہنچا۔ وہ میرے منتظر ہی تھے۔ وہ مولوی صاحب مجھے اپنے ساتھ لے کر جھنگ صدر میں چوہدری محمد نواز صاحب کے گھر لے گئے اور تعارف کروایا گیا۔ مگر خاکسار ان کی سرائیکی ملی پنجابی زبان۔ ماحول اور رہن سہن دیکھ کر پریشان ہوگیا اور تذبذب میں پڑ گیا۔ کیونکہ خاکسار تو ریاست کپورتھلہ (انڈین پنجاب) کا رہنے والا تھا۔ خاکسار اور چوہدری صاحب موصوف کے خاندان کے درمیان صرف ایک ہی چیز قدر مشترک تھی وہ تھی احمدیت۔ باقی ہر بات میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ ان کی زبان بھی کافی حد تک میری سمجھ سے باہر تھی اور مولوی صاحب مجھے سلیس پنجابی زبان میں ساتھ کے ساتھ سمجھاتے جاتے تھے۔ مزید یہ کہ ان کے بڑے صاحبزادے چوہدری محمد اقبال صاحب کا رنگ بھی سانولا تھا۔ مگر اپنے کاروبار اور کاروباری حساب کتاب میں خوب ماہر تھے۔ اس وقت انکی عمر 25 سال کے قریب تھی۔ احمدیت کے ساتھ ساتھ ایک اور بات جو خاکسار کو پسند آئی وہ یہ تھی کہ صبح کی عبادت کے لئے چوہدری صاحب نے اپنے گھر کے تمام چھوٹے بڑے افراد کو جگایا اور مولوی صاحب نے عبادت پڑھائی۔ گھر کی مستورات نے سب سے پچھلی صف میں عبادت پڑھی۔ بہرحال آنا جانا شروع ہوگیا اور اسی دوران بابرکت مہینہ بھی آگیا۔ خداوند کریم سے دعاؤں میں مصروف ہوگئے۔ ایک رات خاکسار کو 3 بجے کے قریب ایک گرجدار آواز کے ساتھ لفظ "حدید" سنائی دیا اور نیند سے بیدار ہوگیا۔ صبح کی عبادت سے قبل کی عبادت پڑھی اور بعدہ صبح کی عبادت کے لئے ایک دوست کے گھر چلا گیا جہاں کہ صبح کی عبادت کا انتظام تھا۔ عبادت کے بعد ایک عربی دان دوست سے "حدید" کا مطلب پوچھا کیونکہ خاکسار عربی زبان سے نابلد تھا۔ انہوں نے بتایا کہ عربی زبان میں "حدید" لوہے کو کہتے ہیں۔ پھر خاکسار نے دعا کرنے کا پس منظر بتایا تو انہوں نے تشریح کی کہ لوہے کے ذرات چونکہ ایک دوسرے کے بہت قریب ہوتے ہیں اور آپس میں سختی کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ رشتہ بہت مضبوط اور بابرکت رہے گی۔ کیونکہ لوہے کے لئے کلام الٰہی میں لفظ "نزول" استعمال ہوا ہے جو کہ برکت والی اور کارآمد چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے اب تو کوئی شک والی بات باقی نہ رہ گئی تھی۔ بہرحال چوہدری محمد اقبال سے میری بڑی بیٹی کے رشتہ کی بات پکی ہوگئی اور جلسہ سالانہ 1969ء پر نکاح ہوگیا اور شادی 1970ء کے شروع میں ہوگئی۔ بارات میں جھنگ صدر کے بہت سے بزرگ احباب شامل تھے۔ جن میں نمایاں نام جو مجھے یاد رہ گیا ہے وہ تھے محترم ایم۔ بی۔ احمد صاحب جو کہ اس وقت جھنگ صدر کے جماعت احمدیہ کے امیر تھے۔ باقی احباب کے نام یاد نہیں رہے۔ بارات چونکہ پاک فضائیہ سرگودھا کے فیملی کوارٹرز میں آئی تھی اس لئے سرگودھا شہر سے دیگر احباب کے علاوہ ازراہ شفقت محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا شہر و صوبائی امیر صوبہ پنجاب نے بھی شرکت فرمائی تھی۔

خاکسار کے بڑے داماد چوہدری محمد اقبال صاحب کے والد ماجد صاحب چوہدری محمد نواز صاحب کا احمدیت میں داخل ہونے سے قبل کاروبار بس واجبی سا تھا۔ اس لئے کاروبار کو بڑھانے میں مدد کے لئے انہوں نے اپنے بڑے بیٹے کو بھی اپنے ساتھ شامل کرلیا۔ جب کہ ابھی ان کی عمر 13/14 سال کے قریب تھی باقی سبھی لڑکے ابھی بہت ہی چھوٹے تھے اور سکول جانے کے قابل بھی نہ تھے۔ احمدیت کی برکت سے اور باپ بیٹا کی رات دن کی انتھک محنت سے کاروبار دن بدن ترقی کرتا چلا گیا۔ شادی کے وقت کاروبار لاکھوں میں پہنچ چکا تھا۔ یہ 1970ء کی بات ہے جبکہ چوہدری صاحب کے دوسرے لڑکے ابھی سکول کی ابتدائی جماعتوں ہی میں تھے۔ چوہدری محمد اقبال صاحب کی وفات مورخہ 97-9-5 کے وقت تو کاروبار خدا کے فضل سے بہت ترقی کرچکا تھا اور چوہدری محمد اقبال صاحب کا بڑا لڑکا عزیزم لطیف احمد صاحب (جو کہ شادی شدہ ہے اور تین بچوں کا باپ ہے) بھی آج سے کئی سال قبل اپنے محترم دادا صاحب اور اپنے محترم والد صاحب کے ساتھ کاروبار میں شامل ہوگیا تھا۔

جب سے شادی ہوئی تھی یعنی 1970ء سے انہیں خاکسار نے کبھی بیمار ہوتے نہیں دیکھا تھا۔ آپ چار بھائی تھے۔ آپ کی زندگی ہی میں پہلے دو غیر شادی بھائی ایک ایک کرکے وفات پاگئے۔ بعد میں ایک شادی شدہ بھائی جو چھ بچوں کا باپ تھا وہ بھی وفات پاگیا۔ ان پے درپے صدمات سے ان کی صحت پر بہت منفی اثر پڑا جو کہ ایک قدرتی امر تھا۔ اور آپ ان صدمات کی وجہ سے کافی کمزور ہوگئے تھے۔ مگر اس کے باوجود آپ نے ہمت نہیں ہاری اور بالکل پہلے جیسے جوش اور جذبہ سے اپنے کاروبار میں مصروف رہے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 53/54 کے قریب تھی۔ آپ نے اپنے والد صاحب کے ساتھ کم و بیش کوئی 40 سال تک خوب لگن اور محنت سے کام کیا۔ جس کے نتیجہ میں کاروبار وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ شادی کے وقت یعنی 1970ء میں کاروبار تو لاکھوں میں تھا مگر وفات کے وقت تک کاروبار اور جائیداد میں اضافہ بیسیوں گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوگیا تھا۔ کاروباری زندگی کے 40 سال کے دوران یعنی ساری زندگی اپنے والد ماجد صاحب کے مکمل طور پر تابعدار رہے اور کبھی محترم والد صاحب ناراض بھی ہوئے تو آپ نے اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی فرمانبرداری کا عملی نمونہ پیش کیا اور اپنی گردن ہمیشہ نیچے ہی رکھی اور ہمیشہ جواب میں "اچھا جی" ہی کہا کرتے تھے۔ اتنا وسیع کاروبار ہونے کے باوجود کبھی کسی گاہک کو بھی شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔ بڑی محنت اور مشقت کے عادی تھے۔ اکثر خود ہی گوجرانوالہ سے ٹرک کے ذریعہ مال لایا کرتے تھے۔ اگر رات کو 3 بجے بھی پہنچتے تو اس کے باوجود بھی دکان اگلی صبح وقت پر ضرور کھولتے اور رات کو بند کرکے ہی گھر واپس آتے۔

عزیزم کا اکثر غیر از جماعت کاروباری حضرات سے واسطہ پڑتا تھا۔ مخالفت کے باوجود ہر شخص آپ کی دیانت۔ شرافت اور اخلاق کا معترف تھا۔ والدین کا بھی دل و جان سے احترام کرتے تھے۔ اور ان کو کبھی "اف" تک نہ کہا تھا۔ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ بھی بہت پیار محبت شفقت اور ہمدردی سے پیش آتے تھے۔ بڑے بھائی ہونے کے باوجود ان کے ساتھ ہمیشہ نرمی کا سلوک کرتے تھے۔ اپنی اہلیہ کے ساتھ بھی شادی کے بعد 28 سال تک مثالی حسن سلوک سے پیش آتے رہے اور کبھی شکایت کا موقعہ نہ دیا نہ ہی ہمیں اور نہ ہی ہماری بیٹی کو۔ اور اپنے نسبتی بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ بھی بے حد احترام اور حسن سلوک سے پیش آیا کرتے تھے۔ خاکسار کا بھی بے حد خیال رکھتے تھے۔ گوجرانولہ آتے جاتے کچھ تھوڑا بہت وقت نکال کر ضرور آیا کرتے تھے۔ اگر کبھی رات ٹھہرنے کے لئے کہتے تو جواب دیتے کہ "نہیں صبح دکان کھولنی ہے"۔ اور ہم بھی مجبور نہ کرتے تھے۔ اور راتوں رات براستہ فیصل آباد تشریف لے جاتے۔ وسیع کاروبار اور صاحب ثروت ہونے کے باوجود تکبر نام کی کوئی چیز ان میں نہ تھی۔ طبیعت میں سادگی اور انکساری کمال درجہ کی تھی خاکسار کی چھوٹی بیٹی یعنی ان کی نسبتی ہمشیرہ شاہدہ پروین کی شادی 95-7-7 کو تھی۔ باورچی وغیرہ اپنی مرضی کے جھنگ سے لائے تھے اور دیگر سامان بھی اعلیٰ کوالٹی کا۔ شدید گرمی کے باوجود ساری رات اپنی نگرانی میں کھانے تیار کرواتے رہے۔ بارات سیالکوٹ سے آنی تھی رات بھر جاگنے کے باوجود دن کو بھی مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔ خداوند کریم نے تو مجھے انکی شادی سے قبل ہی گرجدار آواز میں "حدید" کے لفظ میں اطلاع دے دی تھی۔ تو خدا کے فضل سے وہ ساری زندگی اس پر پورا اترتے رہے۔

خاکسار کی سب سے بڑی بیٹی خالدہ پروین جو چوہدری محمد اقبال کی اہلیہ تھی کو پچھلے پونے تین سال میں یہ دوسرا صدمہ پہنچا ہے۔ 94-12-21 کو انکی والدہ ماجدہ صاحبہ (محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ) بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پاگئیں تھیں۔ اب ان کے شوہر فالج کے حملہ سے صحتیاب ہو ہی رہے تھے اور جب کہ وہ ابھی ساحل ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہی تھے۔ تو 97-9-5 کو دن کے ڈیڑھ بجے اچانک دل کا دورہ پڑا اور مالک حقیقی کے پاس چلے گئے۔ ان کا ایک بیٹا عزیزم لطیف احمد شادی شدہ ہے۔ ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے دوسرا بیٹا رقیب احمد ایم ایس سی کا طالب علم ہے۔ بڑی بیٹی عطیہ نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اور چھوٹی بیٹی "ذوبی" چھٹی جماعت کی طالبہ ہے۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے اور میری غمزدہ بیٹی اور نواسے نواسیوں کے صبر کے لئے۔ ان کی حفاظت خاص کے لئے۔ انہیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے۔ ان کی صحت و سلامتی کے لئے۔ ان کی دین و دنیا میں کامیابیوں کے لئے اور ان کی باعزت اور باوقار کفالت کے لئے۔ احباب جماعت سے خاص درد بھری دعاؤں کی درخواست ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

سکمپ جان ہائی کورٹ پنجاب سے بری کردیا گیا اور ہم دونوں 12۔ مئی بروز جمعرات بوقت 3 بجے دوپہر وارنٹ رہائی عدالت عالیہ سے آنے پر رہا ہوگئے۔ ہم ہردو بھائیوں کی رہائی جو حضرت امام ثانی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ میں اپنے احمدی بھائیوں سے بذریعہ الفضل دعاؤں کا خواہاں ہوں کہ اللہ تعالیٰ دین کا سچا خادم بنائے۔

(الفضل 20۔ مئی 1927ء)

○○○

یاد رکھو اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ منافقانہ طور پر آپس میں ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتب - میاں عبدالمجید

معلوماتِ عامہ

ابن بطوطہ۔ مشہور سیاح اور مورخ 1314ء میں مراکش کے شہر طنجہ میں ایک معمولی گھرانے میں پیدا ہوا ایک مقامی مدرسہ میں دینی تعلیم کے علاوہ۔ ادب' تاریخ اور جغرافیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اکیس برس کی عمر میں پہلا حج کیا۔ اس کے بعد شوق سیاحت نے اس کو افریقہ کے علاوہ روس سے ترکی تک پہنچایا۔ جزائر مشرق الہند اور چین کی سیاحت کی۔ عرب' ایران' عراق' شام' فلسطین' افغانستان' اور ہندوستان کی سیر کی۔ چار مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوا۔

ابن بطوطہ جب برصغیر ہندوستان آیا۔ تو محمد تغلق سریر آرائے سلطنت تھا۔ اس نے اس کی بڑی آؤ بھگت کی اور قاضی کے معزز عہدہ پر سرافراز کیا۔ یہیں سے ایک سفارتی مشن پر اسے چین جانے کا موقعہ ملا۔ غرضیکہ 28 سال کی مدت میں اس نے پچھتر ہزار میل کا سفر کیا۔

آخری میں فارس کے بادشاہ ابو حنان کے دربار میں آیا اور اسی کے کہنے پر اپنے سفرنامے کو کتابی شکل دی۔ اس کتاب کا نام "عجائب الاسفار نی غرائب الدیار" ہے۔ جس میں ابن بطوطہ کے سفر کے دلچسپ واقعات درج ہیں یہ کتاب ان ممالک کے تاریخی اور جغرافیائی حالات کا ایک نادر مجموعہ ہے۔ ابن بطوطہ نے 1378ء میں 73 سال کی عمر میں انتقال کیا۔

ابن رشد (فلسفی اور طبیب) قاضی ابوالولید محمد بن احمد ابن رشد 520ھ مطابق 1126ء قرطبہ' Cordova (اندلس) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی اور قرطبہ کے قاضی مقرر ہوئے 1169ء میں اشبیلیہ کے قاضی مقرر ہوئے 1189ء میں امیر یوسف نے ابن طفیل کی جگہ شاہی طبیب اول مقرر کیا۔ ابن رشد کے فرائض منصبی اس قسم کے تھے کہ انہیں قلمرو کے مختلف حصوں میں سفر کرنا پڑتا لیکن سفر میں بھی تصنیف و تالیف کا شغل جاری رہتا۔

ابن رشد نے میر یوسف کے دربار میں ابن طفیل کے کہنے پر ارسطو کے رسائل کی شرحیں لکھیں۔ وہ ارسطو کے فلسفہ کا سب سے بڑا شارح مانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ابن رشد نے اور بھی کئی کتابیں فلسفہ اور طب پر تصنیف کیں۔ یعقوب المنصور باللہ (موحدین کے تیسرے بادشاہ) نے ابتدا میں ابن رشد کی بڑی قدر دانی کی۔ لیکن آخر میں انہیں گردش زمانہ کا شکار ہونا پڑا۔ ان پر کفر اور الحاد کا الزام لگا۔ قرطبہ کی جامع مسجد میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں ابن رشد ایک ملزم کی حیثیت سے پیش ہوئے اور انہیں قرطبہ کے قریب یہودیوں کے ایک قصبہ ایسانہ میں جلاوطن کر دیا گیا۔ اور چار سال اسی کس مپرسی کی حالت میں گزرے۔ یہ ابن رشد کی زندگی کا آخری زمانہ تھا۔ چند سال کے بعد منصور نے انہیں دربار میں بلا لیا اور قدر و منزلت کی ابن رشد چراغ سحری تھا۔ چنانچہ 1199ء میں اپنے دور کے اس سب سے بڑے فلسفی نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

اکبر الہ آبادی۔ اکبر حسین نام' اکبر تخلص 16۔ نومبر 1846ء کو ضلع الہ آباد کے قصبہ بارہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سید تفضل حسین صوفی منش اور درویش صفت بزرگ تھے۔

آپ عربی فارسی اور ریاضی کی معمولی تعلیم حاصل کرنے کے بعد محکمہ تعمیرات میں ملازم ہو گئے۔ لیکن جلد ہی اس کام سے اکتا گئے۔ اور مختاری کا امتحان پاس کرکے نائب تحصیلدار ہو گئے۔ 1872ء میں وکالت کا امتحان پاس کیا اور کچھ مدت تک وکالت کرتے رہے۔ 1880ء میں جج اور بعد میں سیشن جج ہو گئے۔ 1902ء میں ملازمت سے سبکدوش ہو کر ہمہ تن علمی مشاغل میں مصروف رہے۔ 1898ء میاں آپ کو خان بہادر کا خطاب دیا گیا اور ستمبر 1921ء میں 75 سال کی عمر میں الہ آباد میں انتقال فرمایا۔

اکبر نے اردو شاعری میں ایک نئی طرز کی بنیاد ڈالی۔ جس کے موجود اور خاتم وہ خود ہی ہیں۔ وہ مشرقیت کے دلدادہ اور مغربی تہذیب و تمدن کے سخت مخالف تھے اور ان کی شاعری بھی اسی موضع کی حامل ہے۔ وہ ہنستے ہنستے نہایت لطیف چوٹیں کر جاتے تھے انہوں نے گمراہوں کے دلوں میں چٹکیاں لیں اور ان کی دکھتی ہوئی رگ کو نصیحت کے نشتر سے چھیڑا لیکن لطف یہ ہے کہ ان کی ظرافت اور بذلہ سنجی کسی کو روٹھنے کا موقعہ نہیں دیتی بلکہ قاری ایک خفت آمیز ہنسی ہنسنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اکبر کے کلام کے چار کلیات چھپ چکے ہیں۔

افلاطوفان (PLATO) یونان کا ایک مشہور فلاسفر 427 ق۔ م یونان کے دارالحکومت ایتھنز Athens میں پیدا ہوا بچپن سے اسے شعرو شاعری سے رغبت تھی۔ لیکن جب اس نے اس دور کے یونانی مفکرین سے شاعری کی برائیاں سنیں تو اپنا سارا کلام ضائع کر دیا اور بیس سال کی عمر میں سقراط (Socrates) کی شاگردی اختیار کرلی۔ آٹھ برس تک اس نے سقراط سے فلسفہ اور حکمت کی تعلیم حاصل کی اور اس میں کمال حاصل کیا۔ جب سقراط کو زہر کا پیالہ دے کر خودکشی پر راغب کیا جا رہا تھا تو اس نے آخری وقت میں بقائے نفس پر اپنے شاگردوں کے سامنے تقریر کی جسے افلاطوفان نے زبانی یاد کر لیا اور بعد میں اسے کتابی صورت میں مرتب کیا۔

استاد کی وفات کے بعد اس کا کچھ وقت سیرو سیاحت میں گزارا واپس آکر اس نے ایک مدرسہ "اکادمی" (Academy) کے نام سے قائم کیا اور اپنی باقی زندگی درس و تدریس میں بسر کردی۔ یہ دنیا کی پہلی یونیورسٹی تھی جو آٹھ سو سال تک تشنگان علم کی پیاس بجھاتی رہی۔ اس سے بڑے بڑے لوگ فارغ التحصیل ہو کر نکلے جن میں ایک ارسطو (Aristottle) بھی تھا۔

افلاطون نے طبیعات' منطق' سیاست تہذیب الاخلاق اور الہیات پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ سیاسیات میں اس کی کتاب جمہوریت" (Platos Republic) کافی شہرت رکھتی ہے۔

الف لیلہ۔ Arabian Nights کہانیوں کی ایک مشہور کتاب کا نام ہے جو عربوں نے آٹھویں صدی میں تصنیف کی۔ اس کا پورا نام الف لیلہ ولیلہ (یعنی ایک ہزار اور ایک رات ہے) یورپ میں یہ کتاب اس طرح پہنچی کہ گیلارڈ نامی ایک فرانسیسی نے اس کا ترجمہ فرانسیسی میں کیا۔ اس کتاب میں عربوں کی اس وقت کی تہذیب اور تمدن پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

اس کتاب کو رات سے مناسبت دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی کہانیاں اکثر رات کو بستروں میں لیٹ کر ہی سنی سنائی جاتی ہیں۔ نیز اس کے خاص نام جواز میں ایک کہانی بھی بیان کی جاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ کا دستور تھا کہ ہر روز ایک نئی شادی کرتا اور دلہن کو ایک رات رکھ کر صبح کو اسے قتل کرا دیتا۔ اس ظلم و ستم سے رعایا تنگ آگئی۔ لیکن کوئی علاج نہ سوجھتا تھا۔ آخر ایک عورت نے اس کا علاج سوچا اور بادشاہ سے

باقی صفحہ 6 پر

O

ہزار بار وہ قول و قرار کرتے ہیں
خلاف ورزی مگر بار بار کرتے ہیں

مرا جنوں مری پہچان ہے زمانے میں
جبھی تو اہلِ جنوں مجھ سے پیار کرتے ہیں

اُنہی سے پوچھو کہ جل مرنے میں مزا کیا ہے
جو ایک شمع پہ جانیں نثار کرتے ہیں

کہو نہ اُس بتِ معصوم کو تم عہد شکن
قصور اپنا ہے ہم اعتبار کرتے ہیں

یہ ناز والے اگر کھینچ لیں کسی دل کو
پرائی چیز کو کب واگذار کرتے ہیں

جہاں میں ایسے مقدس وجود بھی ہیں کہ جو
زمین شور کو رشکِ بہار کرتے ہیں

وہ جب بھی ملتے ہیں مجھ سے تو نام پوچھتے ہیں
ہر ایک بار مجھے شرمسار کرتے ہیں

وہ آ بھی جائیں ہمیں جن سے پیار ہے شبّیر
بچھا کے پلکوں کو ہم انتظار کرتے ہیں

شبّیر احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

حرکتہ الانصار کے بارے میں امریکی اعلان

امریکہ نے سرکاری طور پر 30 تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے دیا ہے ان میں سے ایک تنظیم حرکت الانصار پاکستان میں قائم ہے اور یہ کشمیر میں کام کر رہی ہے۔ امریکی حکومت نے تمام مالی اداروں کو حکم دیا ہے کہ ایسی تنظیموں کو کوئی رقوم فراہم نہ کی جائیں۔ یہ اعلان امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائٹ نے وزارت خارجہ کی طرف سے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ اس فہرست جو دیگر تنظیمیں شامل ہیں ان میں حماس، حزب اللہ، چھ فلسطینی گروپ، الجہاد، تامل ٹائیگرز، کردستان ورکرز پارٹی اور جاپان کی ریڈ آرمی وغیرہ شامل ہیں۔

امریکی وزارت خارجہ کے ایک الگ جاری کئے گئے اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ حرکت الانصار ایک اسلامی انتہاپسند گروپ ہے جو کشمیر کا پاکستان سے الحاق چاہتا ہے۔ یہ گروپ اکتوبر 1993ء میں اس وقت وجود میں آیا جب دو پاکستانی گروپ حرکت الجہاد اسلامی اور حرکت المجاہدین ایک دوسرے میں مدغم ہو گئے۔ اس الائنس کے سربراہ مولانا سعادت اللہ خان کے مطابق اس گروپ کا مقصد مشرکوں اور غیر اسلامی قوتوں کے خلاف مسلح جدوجہد کرنا ہے۔ امریکی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حرکت الانصار نے کشمیر میں فوجیوں اور سویلین کے خلاف کئی مسلح حملے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے مقبوضہ کشمیر میں فوجی اور انسانی ہمدردی کے کئی کاموں میں مسلمانوں کی مدد بھی کی ہے۔

حرکت الانصار کا ایک اور مسلم انتہا پسند گروپ الفاران سے بھی رابطہ بتایا گیا ہے کہ جس نے جولائی 1995ء سے مغربی ممالک کے چار باشندوں کو یرغمال بنایا ہوا ہے تاہم اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ حرکت الانصار نے ان افراد کو اغوا کرنے کو کہا ہو۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حرکت الانصار میں سینکڑوں ہزاروں مسلح افراد شامل ہیں جو آزاد کشمیر میں موجود ہیں اس کے علاوہ کشمیر کے ڈوڈہ ریجن میں بھی اس کے اراکین موجود ہیں۔ یہ تنظیم بھاری مشین گنیں، رائفلیں مارٹرز دھماکہ خیز مادہ اور راکٹ استعمال کرتی ہے۔

امریکی رپورٹ کے مطابق اس تنظیم کی رکنیت ان تمام افراد کے لئے کھلی ہے جو تنظیم کے مقاصد سے ہمدردی رکھتے ہوں اور اس کے 40 روزہ تربیتی کورس میں شریک ہونے کو تیار ہوں۔

اس گروپ میں 300 ماہر لڑاکے موجود ہیں جن میں سے زیادہ تر پاکستانی اور کشمیری ہیں۔ تاہم اس میں افغان جنگ لڑنے والے افغانی اور عرب بھی شامل ہیں۔

اس کے دائرہ کار کا ذکر کرتے ہوئے امریکی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ تنظیم مظفر آباد (آزد کشمیر) میں قائم ہے مگر اس کی دہشت پسندانہ سرگرمیوں کا دائرہ کشمیر، برما، تاجکستان، اور بوسنیا ہرزی گووینا تک پھیلا ہوا ہے۔

برما میں اس کی شاخ اراکان کی پہاڑیوں میں واقع ہے۔ جہاں پر یہ مقامی مسلمانوں کو اسلحہ کے استعمال اور گوریلا جنگ کی تربیت دیتے ہیں۔ تاجکستان میں حرکت الانصار کے ممبران نے تاجک مزاحمتی عناصر کے ساتھ کام کیا ہے۔ حرکت کا پہلا دستہ 1992ء میں بوسنیا میں داخل ہوا۔

امریکی وزارت خارجہ کی رپورٹ کے مطابق حرت الانصار کو سعودی عرب، اور دیگر خلیجی ممالک اور اسلامی ممالک سے امداد ملتی ہے۔ اور یہاں سے یہ مختلف اشیاء حاصل کر کے برما، کشمیر اور تاجکستان میں سپلائی کرتے ہیں۔ حرکت کی فوجی امداد اور مالی امداد کی تفصیل کا علم نہیں ہو سکا۔ تاہم خیال ہے کہ یہ امیر عربوں پاکستانیوں اور کشمیریوں سے مالی امداد حاصل کرتے ہیں۔

اب جبکہ امریکہ نے ان 30 تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے دیا ہے تو اب یہ ممکن نہیں رہا کہ امریکہ میں ان کو کوئی مالی امدادی جائے یا ان کے اراکین کو ویزا دیا جائے۔ اگر ان میں سے کوئی امریکہ میں ہے تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔ اور جو امریکی اس کی خلاف ورزی کرے گا اس جرمانہ اور قید کی سزا دی جا سکے گی۔ یہ رپورٹ دو سال کے عرصے کے لئے ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان تنظیموں کے اراکین امریکہ سے پیسہ اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ ان کے مالی سرپرست ان کے لئے کافی رقوم فراہم نہیں کر رہے۔

بھارت کے ذرائع نے کہا ہے کہ حرکت الانصار کو امریکہ نے دہشت گرد قرار دے دیا ہے تو امید ہے کہ اب پاکستان اس کی تائید و حمایت سے ہاتھ کھینچ لے گا۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

شادی کرلی۔ رات کو بادشاہ کو اس نے ایک کہانی سنائی اور کہانی سناتے سناتے صبح کر دی لیکن کہانی ختم نہ ہوئی۔ بادشاہ کو کہانی سننے کا اس قدر چسکا پڑ گیا کہ اس عورت کے قتل سے اس نے احتراز کیا۔ آئندہ شب پھر کہانی کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر صبح ہو گئی۔ اور کہانی ختم نہ ہوئی۔ اور بادشاہ نے بقیہ کہانی سننے کے لالچ میں اس کو قتل کرنے سے پرہیز کیا۔ اس طرح ہزار راتیں گزر گئیں اور ان ہزار راتوں کے بعد اگلی رات کہانی ختم ہوئی۔ اس اڑھائی سال کے عرصہ میں بادشاہ کے ہاں دو بچے بھی پیدا ہوئے۔ اور وہ اپنی بیوی کو قتل کرنے سے باز رہا۔

اس داستان میں کوئی صداقت ہو یا نہ ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ کتاب کو شروع کر کے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ یہ کسی عالی دماغ ہستی کا شاہکار ہے۔ نہ کہ کسی عورت کا فی البدیہہ بیان۔ یہ کتاب دنیا کی بہترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ چنانچہ کئی سال ہوئے دنیا کی بہترین کتب کا فیصلہ ہوا اور اس مقابلہ میں جن آٹھ کتابوں کو فضیلت کا درجہ دیا گیا ان میں الف لیلہ بھی موجود تھی۔ یہ فیصلہ حکمائے یورپ کا تھا۔ اہل یورپ اس کتاب کو عریبین نائٹس (Arabian Night) کا نام دیتے ہیں۔ اس کتاب کے دنیا کی تمام زبانوں میں ترجمے ہو چکے ہیں۔

امریکہ (ریاست ہائے متحدہ

United States of America شمالی امریکہ میں 50 ریاستوں کی ایک وفاقی جمہوری مملکت ہے جس میں کولمبیا کے (Columbia) ضلع کا وفاقی علاقہ اور اس کا صدر مقام واشنگٹن (Was hington) بھی شامل ہے۔ ملک کے مغربی حصہ کا بیشتر علاقہ کوہستان راکی (Rocky Mountain) کی چوٹیوں اور سطح مرتفع سے گھرا ہوا ہے۔ چنانچہ سطح مرتفع پر مویشی پالے جاتے ہیں۔ اور مغربی پہاڑوں کی کانوں سے سونا، چاندی، سیسہ اور تانبہ برآمد ہوتا ہے۔ کیلی فورنیا (California) کی ساحلی پٹی میں انگور آڑو اور دوسرے میوہ جات پیدا ہوتے ہیں۔ اس علاقے کے سب سے بڑے شہر یہ ہیں۔ لاس انجلیس (Los Angeles) جو تیل اور صنعت فلم سازی کا مرکز ہے اور بندرگاہ سان فرانسکو (San Francisco) وسطی میدان جو بڑی جھیلوں کے جنوب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دریائے اوہیو (Ohio) مسوری (Missouri) اور مس سپی (Mississippi) سے نکلنے والی نہروں کے وسیع نظام سے سیراب ہوتے ہیں۔ گندم اور مکی شمالی حصہ میں اور کپاس جنوبی حصہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ عام مویشی اور سور بھی پالے جاتے ہیں۔ خلیج میکسیکو (Gulf of Mex i co) منطقہ حارہ کے میدانوں میں لارنس (St. Lawrence) جو دریائے مس سپی کے ڈیلٹا (Delta) میں واقع ہے اور میامی (Miami) واقع فلوریڈا یہاں کے مشہور شہر ہیں۔ کوہستان اپالاشیان (Appalachian Mountain) کے مشرقی سلسلوں کی ڈھلانوں پر بالخصوص شمالی و جنوبی کیرولینا (Carolina) کنکنٹی (Cincinnati) اور ورجینا (Virginia) میں تمباکو کی کاشت ہوتی ہے ان پہاڑوں کے کنارے تیل اور کوئلہ پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے پنسلوانیا میں بالخصوص بھاری مصنوعات کے کارخانے قائم ہو گئے ہیں۔ کیلی فورنیا اور ٹیکساس (Texas) تیل پیدا کرنے کے مشہور مرکز ہیں۔ شمالی صنعت و حرفت کے علاقے کے مرکز پٹس برگ (Pittsburg) ڈیٹرائیٹ (Detroit) اور کلولینڈ (Cleveland) واقع جھیل ایری (Lake Erie) میں ہیں۔ یہاں فولاد کے بڑے بڑے کارخانے ہیں جنوب میں صنعت و حرفت نسبتاً بہت کم ہے۔ الباما کے علاوہ جہاں کچھ لوہے کے کارخانے ہیں، اس علاقہ میں محض کپڑا تیار کرنے کی ملیں پائی جاتی ہیں۔ نیو انگلینڈ جو مین (New Hampshir) ورمونٹ (Vermont) کانکٹی کٹ ((Connecticut)) اور جزیرۂ رھوڈ (Rhode Island) کی ریاستوں سے مل کر بنا ہے، سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار کے لئے مشہور ہے۔

شمالی مشرقی ساحوں پر مچھلیاں پکڑی جاتی ہیں۔ نیو یارک (New York) جو دریائے ہیوین (R. Heaven) کے ایک جزیرے پر واقع ہے دنیا کے سب سے بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں دنیا کے ہوائی راستے اور امریکہ کی ریلیں آ کر ختم ہوتی ہیں۔ جھیل میشگان (Michigan Lake) کے کنارے شکاگو کا مشہور شہر ہے جو ایک اہم ریلوے جنکشن اور تجارتی مرکز ہے۔ اس ملک کی آبادی یورپ کے تارکان وطن سے مخلوط ہے۔ مغرب میں اس ملک کے قدیمی باشندے جو ریڈ انڈین (Red Indians) کہلاتے ہیں اب تک پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ حکومت نے کچھ قطعات اراضی ان کے لئے مختص کر دیئے ہیں جہاں وہ اپنے قدیم رسم و رواج اور روایات کے مطابق آزادی سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ لیکن پھر بھی خالص باشندوں کی تعداد روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ ملک کی آبادی کا دسواں حصہ ان حبشیوں پر مشتمل ہے جنہیں کپاس کے کھیتوں میں کام کرنے کے لئے بحیثیت مزدوروں کے لایا گیا تھا۔ ان کی اکثریت اب بھی جنوبی ریاستوں میں آباد ہے۔

جنوب مغرب میں میکسیکو کے باشندے کثرت سے آباد ہیں اور بوزیانا میں فرانسیسی زبان بولنے والی قومیں سکونت پذیر ہیں۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کو قدرت نے ہر قسم کے وسائل بڑی فیاضی سے عنایت کئے ہیں۔ چنانچہ یہ ملک نہ صرف اپنی ضرورت کی ہر چیز خود پیدا کرتا ہے بلکہ اپنی پیداوار کا بہت سا حصہ برآمد بھی کرتا ہے۔ اس وجہ سے امریکہ بڑا متمول ملک ہے اور یہاں کے عوام کا معیار زندگی بلند ہے۔

تاریخ۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ جو شروع شروع میں انگلستان کی تیری نو آبادیات تھیں۔ 1783ء میں جنگ آزادی کے بعد خود مختار ہو گئیں۔ ایک صدی سے بھی کچھ عرصہ زیادہ تک اس ملک نے اپنے مشہور رہنما جارج واشنگٹن (George Washington) کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یورپ کی سیاسیات میں کوئی دلچسپی نہ لی۔ رفتہ رفتہ ریاستوں کی تعداد بڑھ گئی اور مغربی مقامات امریکہ میں یکے بعد دیگرے شامل ہوتے گئے۔ اور یہاں صنعت و حرفت کے بڑے بڑے کارخانے قائم ہو گے۔

1823ء میں ہسپانیہ کی امداد کے ساتھ یورپ کے کچھ ممالک نے جنوبی امریکہ کی ہسپانوی نو آبادیات کے معاملات میں مداخلت کا ارادہ کیا۔ یہ نو آبادیات اس زمانہ میں اپنے مشہور لیڈر بولیور کی سرکردگی میں حصول آزادی کے لئے لڑ رہی تھیں۔ عین اس موقع پر امریکہ کے صدر منرو نے ایک معرکہ آرا اعلان کیا۔ جس میں واضح کر دیا گیا کہ امریکہ کے دونوں براعظموں میں یورپ کی مزید نو آبادیات کے لئے قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ نیز یہ کہ اگر یورپ کے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک شمالی یا جنوبی امریکہ کے معاملات میں دخل اندازی کریں گے تو امریکہ انہیں اپنا دشمن تصور کرلے گا۔ اور ان کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا۔

1861ء اور 1865ء کے درمیان ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سخت خانہ جنگی رہی۔ اس لڑائی کی وجہ یہ تھی کہ غلامی کو قائم رکھنے یا مٹا دینے کے سوال پر امریکہ کی شمالی اور جنوبی ریاستوں میں اختلاف ہوگیا تھا۔ جس نے بڑھتے بڑھتے جنگ کی صورت اختیار کرلی۔ شمالی ریاستیں چاہتی تھیں کہ غلامی ختم کردی جائے لیکن جنوب میں جہاں کپاس کے کھیتوں میں حبشی غلام کام کرتے تھے لوگ چاہتے تھے کہ غلامی کو برقرار رکھا جائے۔ خواہ انہیں انجمن اتحاد سے خارج ہی کیوں نہ ہو جانا پڑے لڑائی میں بالآخر شمالی ریاستوں کو فتح نصیب ہوئی۔ غلامی کا خاتمہ ہوگیا اور خوش قسمتی سے انجمن بھی برقرار رہی اس آزمائش کے زمانہ میں امریکہ کا صدر ابراہیم لنکن (Abraham Lincoln) تھا 1869ء تک ریاستوں کا سلسلہ بحرالکاہل تک پہنچ گیا۔

پہلی جنگ عظیم میں امریکہ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ یہ پہلا موقعہ تھا۔ جب کہ اس ملک نے یورپ کی سیاست میں قدم رکھا۔

دوسری عالمگیر جنگ چھڑی تو ابتدا ً امریکہ نے جنگ میں حصہ نہ لیا' لیکن پھر بھی متعدد طریقوں سے برطانیہ کو امداد دی گئی۔ جب جاپان نے بحرالکاہل میں امریکہ کے بحری اڈے پر ہاربر (Pearl Harbour) پر حملہ کیا۔ تو امریکہ نے جاپان جرمنی اور اٹلی کے خلاف اعلان جنگ کردیا اور اس جنگ میں شریک ہو جانے سے اتحادیوں کو بڑی تقویت پہنچی اوار امریکہ نے صرف اپنی بحری' بری اور ہوائی افواج سے اتحادیوں کی طاقت میں اضافہ کیا بلکہ کثیر تعداد میں اسلحہ ہوائی جہاز' مسلح گاڑیاں خوراک اور دوسری ضروری چیزوں کا بھی بندوبست کیا۔ صدر روز ویلٹ (Roosevelt) نے انگریزوں اور روسیوں کو سامان جنگ مستعار دے کر اس زمانہ روسی و برطانوی سیاست دانوں سے کئی ایک ملاقاتیں بھی کیں۔ اپنے پیغامات میں صدر روزویلٹ نے کانگرس سے مطالبہ کیا کہ اقوام عالم کو چار آزادیاں دلوائی جائیں۔ بولنے کی آزادی' مذہب کی آزادی' غربت سے آزادی اور خوف سے آزادی۔

امریکہ میں صدارتی طرز حکومت کا تسلسل اب تک قائم ہے اور روس کی ٹوٹ پھوٹ کے بعد امریکہ کو دنیا میں واحد سپر پاور کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 1

بے قراری ہے اور تضادات کے نتیجے میں یہ باتیں پیدا ہوتی ہیں پس دار السلام کی طرف بلایا جا ہی نہیں سکتا جب تک کہ بلانے والی شخصیت اس بات (کی جدوجہد) نہ کرے کہ اس کے اندر سلام پیدا ہونا شروع ہو جائے اور اس کا گھر دار السلام ہو جائے کیونکہ اللہ تو دار السلام کی طرف بلاتا ہے۔ اگر بلانے والا دار السلام اپنے اندر رکھتا ہی نہ ہو تو وہ دار السلام کی طرف بلانے کا مجاز نہیں۔ اگر مجاز ہے یعنی خدا نے فرمایا ہے کہ بلاؤ تو بلائے گا تو سہی مگر بے کار بلائے گا اس کا نتیجہ کوئی نہیں نکل سکتا۔

(از خطبہ 15 نومبر 1996)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 14- اکتوبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
3-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 سپورٹس- کرکٹ میچ ربوہ۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 طبی معاملات- گلاؤ کوما- مہمان- ڈاکٹر نصیر احمد منصور۔ میزبان۔ ڈاکٹر سلطان- اے- مبشر۔
4-05 تلاوت- خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ترجمہ کلام الہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارو یجیئن پروگرام۔
10-05 تلاوت- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

جمعہ 17- اکتوبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 بزم مشاعرہ- ایک شعری نشست۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
3-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ-17
6-30 حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کے جوابات سیشن 36- (13-7-94) حصہ اول۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 بزم مشاعرہ- ایک شعری نشست۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 کمپیوٹر- سب کے لئے حصہ 29۔
4-05 تلاوت- خبریں۔
4-30 درود شریف اور نظم۔
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- لائیو۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب سے۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 خطبہ۔
10-05 تلاوت- حدیث-
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-00 جرمن سروس۔

ہفتہ 18- اکتوبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان۔ فرسٹ ایڈ۔
1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
2-45 ملاقات- فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹی وی امریکہ کی پیشکش۔ ایک عیسائی پادری فل آرمز کو جواب۔ از ایم اے چیمہ- حصہ 23۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 کمپیوٹر سب کے لئے۔
9-00 ملاقات- فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-00 سرائیکی پروگرام۔
12-00 طبی معاملات- ڈاکٹر مجیب الحق خان۔ فرسٹ ایڈ۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 الفضل فورم- تعلیم۔
4-05 تلاوت- خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 چلڈرنز کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 عربی پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ نصرت جہاں کیڈیمی - میزبان- فرید احمد نوید۔
11-00 جرمن سروس۔

اتوار 19- اکتوبر 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 مجلس سوال و جواب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
2-30 چلڈرنز کلاس۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ نصرت جہاں اکیڈمی۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ڈیسک- ٹیک ٹاک۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 چلڈرنز کلاس۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز پروگرام۔ کریسنٹ گرامر سکول ربوہ بمقابلہ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ۔
11-00 ......
12-00 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت الرابع۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکٹر عبد السلام پر ڈاکو منٹری فلم۔
4-05 تلاوت- خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ملاقات- انگریزی دان دوستوں سے۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 البانین پروگرام- دین حق کا تعارف۔ حصہ ششم۔
10-05 تلاوت- حدیث-
10-30 چلڈرنز کارنر۔ وقف نو پروگرام کلر کہار اور نخدی ...یہ۔
11-00 جرمن سروس۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ جرائم کا گراف بڑھا ہے انتظامیہ مجرموں کے خلاف جہاد کرے۔ پولیس گلی محلوں میں کھلی کچہریاں لگائے۔ مظلوموں کی فریادیں سنیں اور اس کا تدارک کریں۔ مجھے یا وزیر اعلیٰ کو آگاہ کریں کہ زیادتی کرنے والا کون ہے۔ ملزموں کی ضمانت کب ہوئی۔ ظلم کا بروقت نوٹس نہ لینے پر انتظامیہ کے خلاف کارروائی ہوگی۔ انتظامیہ اور پولیس سنگین جرائم میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کرے تو پھر لوگوں کو لاہور آنے کی ضرورت نہیں۔ یہ شکایات عام ہیں کہ جرائم کے ملزمان کی ضمانتیں ہو جاتی ہیں اور وہ دندناتے پھرتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ لوگوں کے واقعات سننے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ معاشرے میں بہت ظلم ہے۔ ایک کھلی کچہری سے مطمئن نہیں ہوں صرف چند لوگوں کو بات کرنے کا موقع ملتا ہے۔ آئندہ جس ضلع کے لوگ شکایات لے کر آئیں گے وہاں کے ذمہ دار افسروں کی کھچائی ہوگی۔ وزیر اعظم نے ماڈل ٹاؤن کی کھلی کچہری سے خطاب کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں۔

○ سپریم کورٹ کے رجسٹرار محمد ذکاء اللہ نے سپریم کورٹ کے قائمقام چیف جسٹس اور دوسرے ججوں سے منسوب شدہ خبر کی اشاعت کے متعلق کہا ہے کہ قائمقام چیف جسٹس نے حلف برداری کے بعد کوئی بیان جاری نہیں کیا۔ حلف برداری کی تقریب میں جو رپورٹر صاحبان موجود تھے وہ ان کے سوالوں کا جواب دینے سے احتراز کرتے رہے۔ اور بار بار کہتے رہے کہ جج خود نہیں بولا کرتے بلکہ ان کے فیصلے بولتے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی محاذ آرائی نہیں چاہتی۔ حکومت کے ساتھ مذاکرات کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ صدر اور وزیر اعظم سے ملاقاتوں کے سلسلے میں جو خوشگوار بحث چھڑ گئی ہے اس کا خیر مقدم کرتی ہوں۔ حکومت کی پالیسیاں ناکام ہو گئی ہیں۔ ججوں پر مشتمل ٹریبونل قائم کرکے میرے خلاف تمام الزامات کی تحقیقات کرائی جائے۔ مجھے ججوں پر اعتماد ہے۔ فرضی سوئس اکاؤنٹس کے بارے میں جعلی دستاویزات تیار کی جارہی ہیں اور میڈیا ٹرائل کے ذریعے کردار کشی کی جارہی ہے۔

○ حکومت نے دوسرے صوبوں کی بجانب سے گندم اور آٹے پر لگائی جانے والی۔ بین الصوبائی پابندی کے خاتمے کا مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ پنجاب بڑا بھائی ہونے کے ناطے دوسرے صوبوں کی ضروریات کے مطابق گندم اور آٹا کی سپلائی حکومتی سطح پر جاری رکھے گا۔ لیکن ایسا کوئی اقدام کرنے کو تیار نہیں جس سے سمگلنگ بڑھے اور دوسرے علاقوں میں بھی غذائی قلت پیدا ہو۔

○ جمیعت علماء اسلام (ف) کے نائب امیر حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ دینی مدارس پر پابندی لگی تو مسلح مزاحمت کریں گے۔ پچاس برس گزرنے کے باوجود قرارداد مقاصد پر عمل نہیں کیا گیا۔ شمالی علاقوں میں غیر ملکی ایجنٹ خفیہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ قرض اتارو کے بعد دوپٹہ اتارو مہم شروع کر دی گئی ہے۔

○ سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے وضاحت کی ہے کہ بیرون ممالک رہائش پذیر پاکستانیوں سے بھی دولت ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ ٹیکس کی ادائیگی کے بعد ایک ہزار گز کے مکانات پلاٹوں کے علاوہ 25 سو مربع فٹ یا زائد رقبہ کے فلیٹس اور 7 سال سے زیادہ پرانی گاڑیوں کا گوشوار پیش نہیں کرنا پڑے گا۔

○ حرکت الانصار کے مرکزی قائد فضل الرحمٰن خلیل نے اسلام آباد میں کہا ہے کہ کوئی پابندی قبول نہیں کریں گے۔ جہاد جاری رہے گا۔ حکومت پابندی لگا کر ثابت کرے گی کہ وہ مکمل طور پر امریکی غلام بن چکی ہے۔

○ پنجاب حکومت نے ڈاؤن سائزنگ کے ذریعہ 1650 ایڈہاک لیکچرر فارغ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چند روز میں برطرفی کے آرڈر جاری کر دیئے جائیں گے۔

○ حکومت آزاد کشمیر نے امریکہ کی جانب سے حرکت الانصار کو دہشت گرد تنظیموں میں شامل کرنے کے فیصلے پر شدید تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ امریکی اقدام قابل مذمت ہے۔ حرکت الانصار کے دفاتر بند نہیں کریں گے۔ کشمیر میں جاری جنگ تحریک آزادی ہے۔ دہشت گردی نہیں۔ امریکہ اپنے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ آزادی پسند تنظیموں کو دہشت گرد قرار دیتا ہے۔ حرکت الانصار مغربی سیاحوں کے اغواء میں ملوث نہیں ہے۔

○ نیشنل عوامی پارٹی کے مرکزی صدر سینیٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ ججوں کا مسئلہ پارلیمنٹ میں گیا تو مسلم لیگ کا ساتھ نہیں دیں گے۔ لگتا ہے کہ حکمران جماعت نے ججوں کے مسئلے کو انا کا مسئلہ بنالیا ہے۔

○ صوبہ سرحد میں آٹے اور میدے کا بحران جاری ہے۔

○ وفاقی وزیر قانون سینیٹر خالد انور نے کہا ہے کہ ججوں کی تقرری کے معاملہ پر سپریم کورٹ کے بعض ججوں کے درمیان اختلاف رائے عدلیہ کا ذاتی معاملہ ہے۔ حکومت نہ تو اس میں دخل دے گی اور نہ ہی اس صورت سے کوئی فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔

○ سارک لاء کانفرنس کے سرپرست سابق چیف جسٹس آف پاکستان ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ ججوں کی تقرری کے لئے چیف جسٹس کا دوسرے سینیئر ججوں سے مشورہ ضروری ہے۔ علاوہ ازیں ججوں کی تعداد زیادہ نہیں۔ مخصوص اور محدود ہونی چاہئے۔

○ سابق سپیکر قومی اسمبلی یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ کچھ عناصر پارلیمنٹ اور عدلیہ کو لڑا کر مفادات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بے نظیر اپوزیشن لیڈر ہیں۔ اور ملکہ برطانیہ کو دورے کی دعوت انہوں نے ہی دی تھی۔

○ امریکہ میں ایک جج نے بد دعا دینے پر ملزم کی ناک کاٹ لی۔ اور خود ملزم بن گیا۔ اسے نوکری سے معطل کر دیا گیا ہے اور اس پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ 10 سال قید ہو سکتی ہے۔

○ امریکہ نے بھارت کو اپنا طاقتور حریف قرار دے دیا ہے بھارت 2300 کلومیٹر سے بھی زیادہ فاصلے پر مار کرنے والے میزائیل تیار کر رہا ہے۔ آئندہ کسی وقت امریکہ کے لئے چیلنج بن سکتا ہے۔ یہ انکشاف امریکی پالیسی ساز ادارے نیول سٹڈیز بورڈ آف دی نیشنل ریسرچ کونسل کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ خفیہ ایجنسیوں کو غیر قانونی کاموں سے روک دیا گیا ہے۔ امن و امان کی صورت حال خراب ہے مگر مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں وقت لگے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں گجرال کے حامی لیڈر کو دو محافظوں سمیت قتل کر دیا گیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے دو مساجد شہید کر دی ہیں۔ متعدد مکانات اور دوکانیں بھی نذر آتش کر دی گئی ہیں۔ مختلف جھڑپوں میں 25 فوجی مارے گئے ہیں۔ 6 شہری شہید ہو گئے اور فوج سری نگر کی جامع مسجد میں جوتوں سمیت گھس گئی۔

○ پاکستان اور بھارت مجموعی طور پر سیاچن گلیشیر پر 9 ارب ڈالر خرچ کر چکے ہیں۔ یہ انکشاف غیر ملکی معروف جریدے "ایشیا ویک" نے کیا ہے۔

○ سندھ اسمبلی کے اجلاس میں ہنگامہ اور شیم شیم کے نعرے لگائے گئے۔ اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا۔

○ وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ صوبوں کے حقوق کا معاملہ مل بیٹھ کر طے کیا جا سکتا ہے۔ آئین میں حقوق کا تعین کر دیا گیا ہے۔

○ بھارت نے پنجسالہ منصوبہ کے تحت آرمی کو جدید بنانے کے لئے 254 کھرب روپے مختص کر دیئے ہیں۔

○ جنگ کی صورت میں پاکستان نے بھارت کے خلاف اپنی حکمت عملی تبدیل کر لی ہے۔ جنگوں کے تجربے کے بعد متوازن دفاع کی حکمت عملی ترک کر دی۔ جنگ ہونے پر 50 کلو میٹر کے بھارتی علاقے پر قبضہ کر لیا جائے گا۔

○ پنجاب میں نئی ہاؤسنگ پالیسی متعارف کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ قواعد و ضوابط سے ہٹ کر کسی نئی ہاؤسنگ کالونی کو کام کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ مسجد۔ قبرستان۔ اور پولیس سٹیشن کے لئے علیحدہ پلاٹ مخصوص ہوں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس کرامت نذیر بھنڈاری نے کمشنر لاہور ڈویژن' ڈپٹی کمشنر۔ ایڈمنسٹریٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن اور ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے کے نام توہین عدالت کے نوٹس جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ عدالتی حکم پر عمل نہ کرنے پر کیوں نہ انہیں جیل بھیج دیا جائے انتظامیہ نے دربار روڈ بیرون بھاٹی گیٹ کی رہائشی الماس فاخرہ اور اس کے بچوں کی دادرسی کرنے کے عدالتی حکم پر عمل درآمد کی بجائے ان کی بلڈنگ کا ایک حصہ گرا دیا تھا۔

○ وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگی کارکن حکومت کا حصہ ہیں۔ کرپشن ختم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ پولیس میں بھرتی کے لئے میرٹ کی سختی سے پابندی کی جائے گی۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212515 رہائش: 212300

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

• ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
• نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور • ٹرپل جارجٹ کے بسترے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ریچ
آفس 6-A گیلری 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 661524-0300
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد